جمعہ 27 جون 2014ء

زرعی فنانس میں اختراعات کے منصوبوں پر دستخط کے لیے اسٹیٹ بینک میں تقریب کا انعقاد

ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک سعید احمد نے کہا ہے کہ کامیاب مالی شمولیت (inclusion) کے لیے اختراعات اور نئی سوچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بات برطانیہ کے محکمہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے فنڈ سے چلنے والے مالی شمولیت پروگرام کے تحت پاکستان میں اختراعی دیہی و زرعی فنانس کو فروغ دینے کے لیے فنانشل انوویشن چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) کے دوسرے مرحلے پر دستخط کی تقریب کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ ایف سی آئی ایف کے دوسرے مرحلے کا افتتاح وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے 06 مارچ 2014ء کو کیا تھا۔

جناب سعید احمد نے زرعی فنانس میں اختراعات اور جدت پسندی کو فروغ دینے کے لیے کامیاب نظریات پیش کرنے پر کامیابی حاصل کرنے والے اداروں کو مبارکباد دی۔ ڈپٹی گورنر نے کہا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ کامیاب تجاویز میں اسٹیٹس کو (status quo) کو چیلنج کرنے اور ملک میں زرعی فنانس کے منظرنامے کو مثبت انداز میں تبدیل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایف آئی سی ایف کمیٹی میں اسٹیٹ بینک کے آفیشلز کو وسیع البنیاد رکنیت دی گئی ہے، ڈی ایف آئی ڈی پاکستان کے وقاص الحسن اور نجی شعبہ بشمول سابق چیئرمین ایس ای سی پی شمیم احمد خان اور محمود نواز شاہ، جو ایک جدت پسند کاشت کار ہیں، شامل ہیں۔ کمیٹی درخواست دہندگان کی آزادانہ جانچ کے لیے متعدد میٹنگز کر چکی ہے اور چیلنج فنڈ کے تحت موصول ہونے والی تجاویز کی طویل فہرست سے 12 بہترین منصوبوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ فیصلہ ایک واضح یکساں قدر پیمائی (evaluation) معیار پر مبنی تھا جس میں مجوزہ اختراعات کی انفرادیت، خیالات کی پائیداری اور رقم وغیرہ کے لیے مالی شمولیت کی صلاحیت کو مدنظر رکھا گیا۔

جناب سعید احمد نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے اپنا یہ وعدہ پورا کر دیا ہے کہ قدر پیمائی کا مرحلہ جون 2014ء سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا تاکہ جولائی 2014ء میں منصوبوں پر عمل درآمد کی راہ ہموار ہو۔ انہوں نے کامیاب اداروں پر زور دیا کہ وہ زرعی اجناس کے عوض ''ایگریکلچر ویلیو چین فنانسنگ، ویئر ہاؤس ریسیپٹ فنانسنگ'' کی جانچ، تھرڈ پارٹی سروس پرووائڈرز کا بینکوں کے زرعی عملے کی جانب سے استعمال، گرین ایگریکلچرل فنانسنگ، اسلامک مائکروفنانس، زرعی فنانس اور نرخوں کی معلومات وغیرہ کے لیے آئی سی ٹی سلوشنز کے استعمال کے حوالے سے اپنے منصوبوں پر اگلے چھ ماہ کے دوران عمل درآمد کریں۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب ثمر حسنین نے اسٹیٹ بینک کی جانب سے منصوبے کی دستاویزات پر دستخط کرتے ہوئے یہ یقین بھی دلایا کہ اسٹیٹ بینک مستقبل میں اپنے اقدامات کے ذریعے مالی شمولیت کے لیے اختراعات کی حوصلہ افزائی جاری رکھے گا۔

یہ تقریب ایف آئی سی ایف کے تحت 240 ملین روپے کی مالی معاونت کے وعدے کے 10 منصوبوں پر دستخط کے لیے ہوئی تھی۔ کامیاب ہونے والے ادارے یہ تھے: حبیب بینک لمیٹڈ، فیصل بینک، ایس گلوبل ڈیپوزٹری پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ، فرسٹ مائکروفنانس بینک لمیٹڈ، ایگرو لمیٹڈ، فنکا مائکروفنانس بینک، این آر ایس پی بینک، گلوبل فنانشل سسٹم (پرائیویٹ) لمیٹڈ، این آر ایس پی۔ ایم ایف آئی اور بینک آف خیبر۔

ایف آئی سی ایف زیادہ بڑے ''فنانشل انکلوژن پروگرام'' (ایف آئی پی) کا حصہ ہے جس پر اسٹیٹ بینک ''یو کے ایڈ'' کی مالی معاونت کے تحت عمل درآمد کر رہا ہے تاکہ پاکستان میں جدت پسند مالی شمولیت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ فنڈ کا پہلا مرحلہ ''فنانشلی انکلیوسیو گورنمنٹ ٹو پرسن پیمنٹس'' (جی ٹو پی) کے موضوع پر تھا۔ پہلے مرحلے کے تحت اسٹیٹ بینک ایسے کئی جدت پسند منصوبوں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے جن کا مقصد مالی لحاظ سے شمولیتی ''جی ٹو پی'' ادائیگیوں کا طریقہ اختیار کرنا، اور تنخواہوں، پنشن اور فلاحی ادائیگیوں سمیت ''جی ٹو پی'' ادائیگیوں کے پورے منظرنامے کا احاطہ کرنا ہے۔